خلافت لائبریری ربوہ

جمعرات
یکم فروری 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 28 جمعرات ۱۱ رمضان ـ 1416ھ، یکم تبلیغ 1375ہش، یکم ـ فروری 1996ء

قبولیت دعا کے لئے خدا تعالیٰ کی صفات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے

اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعا کی جائے تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی۔ صرف اس ایک راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں، بلکہ معلوم نہ کرنے کی وجہ سے دنیا ہلاک ہو رہی ہے۔ میں نے بہت لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا۔ اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ ہر امر کے لئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں۔ ایسا ہی دعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں۔ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی۔ اس کا باعث یہی ہے کہ وہ ان قواعد اور مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے جو قبولیت دعا کے واسطے ضروری ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو شخص اس عالم کے ہم و غم میں مبتلا ہو رہا ہے اور دوسرے عالم کا اسے کوئی فکر بھی نہیں۔ اگر اسے یکدفعہ ہی پیغام موت آ جاوے تو خیال کرو اس کا کیا حال ہو گا؟ موت تو ایک بازی گاہ ہے ہمیشہ ناگاہ آتی ہے اور جسے آتی ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ میں تو قبل از وقت جاتا ہوں۔ ایسا خیال اسے کیوں پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ چونکہ خیالات اور طرف لگے ہوئے تھے اور وہ اس کے لئے تیار نہ تھا۔ اگر تیاری ہو تو قبل از وقت نہ سمجھے بلکہ ہر وقت اسے قریب اور دروازہ پر یقین کرے۔ اس لئے تمام راستبازوں نے یہی تعلیم دی ہے کہ انسان ہر وقت اپنا محاسبہ کرتا رہے اور آزماتا رہے کہ اگر اس وقت موت آ جاوے تو کیا وہ تیار ہے یا نہیں؟ حافظ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

چو کار عمر ناپیدا است بارے آں اولی
کہ روز واقعہ پیش نگار خود باشیم

ان کا مطلب یہی ہے کہ ہر وقت تیار اور مستعد رہنا چاہئے۔ اور کسی وقت بھی اس تیاری سے بے فکر اور غافل نہ ہونا چاہئے ورنہ عذاب ہو گا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 395)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ بندوں کو کسی قسم کی ایذا نہ پہنچنے دیتا اور ہر طرح سے عیش و آرام میں ان کی زندگی بسر کرواتا۔ ان کی زندگی شاہانہ زندگی ہوتی۔ ہر وقت ان کے لئے عیش و طرب کے سامان مہیا کئے جاتے۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس میں بڑے اسرار اور راز نہاں ہوتے ہیں۔ دیکھو والدین کو اپنی لڑکی کیسی پیاری ہوتی ہے۔ بلکہ اکثر لڑکوں کی نسبت زیادہ پیاری ہوتی ہے۔ مگر ایک وقت آتا ہے کہ والدین اسی کو اپنے سے الگ کر دیتے ہیں۔ وہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ اس وقت کو دیکھنا بڑے جگر والوں کا کام ہوتا ہے۔ دونوں طرف کی حالت ہی بڑی قابل رحم ہوتی ہے۔ قریباً چودہ پندرہ سال ایک جگہ رہے ہوئے ہوتے ہیں آخر ان کی جدائی کا وقت نہایت ہی رقت کا وقت ہوتا ہے۔ اس جدائی کو بھی نادان بے رحمی کہہ دے تو بجا ہے۔ مگر اس کی لڑکی میں بعض ایسے قویٰ ہوتے ہیں جس کا اظہار اس علیحدگی اور سسرال میں جا کر شوہر سے معاشرت ہی کا نتیجہ ہوتا ہے جو طرفین کے لئے موجب برکت اور رحمت ہوتا ہے۔ یہی حال اہل اللہ کا ہے۔ ان لوگوں میں بعض خلق ایسے پوشیدہ ہوتے ہیں کہ جب تک ان پر تکالیف اور شدائد نہ آویں ان کا اظہار ناممکن ہوتا ہے۔

بجز خدا کی توفیق اور مدد کے توبہ کرنا اور اس پر قائم ہو جانا محال ہے توبہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں دیکھو خدا قلیل سی چیز سے خوش نہیں ہو جاتا۔ کوئی ذرا سا کام کر کے خیال کر لینا کہ بس اب ہم نے جو کرنا تھا کر لیا۔ اور رضا کے مقام تک پہنچ گئے۔ یہ صرف ایک خیال اور وہم ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک بادشاہ کو ایک دانہ دے کر یا مٹی کی مٹھی دے کر خوش نہیں کر سکتے بلکہ اس کے غضب کے مورد بنتے ہیں تو کیا وہ احکم الحاکمین اور بادشاہوں کا بادشاہ ہماری ذرا سی ناکارہ حرکت سے یا دو لفظوں سے خوش ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم اقبال احمد صاحب دار النصر غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

مکرم عبد الحلیم صاحب بعمر 90 سال مورخہ 15- دسمبر 1995ء جھنگ صدر میں بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے۔ جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت مبارک میں جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ہمارا کام زندگی کو پر امن بنانا ہے اور یہ بہت اہم کام ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہمارا کام بہت وسیع ہے۔ انگلستان کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے ہندوستان کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے امریکہ کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے فرانس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے جرمنی کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے روس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے کابل کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے ایران کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے چین کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے غرض ساری دنیا کا کام ہمارے ذمہ ہے پھر ان کا کام صرف اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر ہمارا کام ہمیشہ کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے وہ اس زندگی کو پر امن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ہم نہ صرف اس زندگی کو پر امن بنانے چاہتے ہیں بلکہ آئندہ زندگی کو پر امن بنانا بھی ہمارا کام ہے۔ ان کے کام یہیں ختم ہو جاتا ہے لیکن ہمارا کام یہیں پر ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ ابد الاباد تک جاتا ہے۔ ان کے کام کی حیثیت ایسی ہے جیسے کمانے والے شخص کے مقابلہ میں بچے کے کام کی ہو۔ بچہ کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کی باتوں اور حرکات پر ماں باپ ایک آن کی آن خوش ہو کر ہنس لیں۔ لیکن بڑے شخص کے کام پر کنبہ کی زندگی کا مدار ہوتا ہے پس ان کے کام یہیں ختم ہو جاتے ہیں مگر ہمارے کام آگے چلتے ہیں۔ اور ہمیشہ کے لئے چلتے ہیں اب اگر ان میں سستی ہو جائے تو سمجھ لو کہ ہم کس قدر سرزنش کے قابل ہوں گے۔

اس کام کے لئے جو اتنا اہم ہے ہمیں بہت بڑی طاقت کی ضرورت ہے اور اگر اس کے لئے

باقی صفحہ 7 پر

حقیقت تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پر قدم ماریں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

یکم- تبلیغ 1375 ہش یکم - فروری 1996ء

ربوہ میں بجلی کی رَو

روزنامہ الفضل میں بعض اوقات واپڈا کی طرف سے اعلان شائع کروایا جاتا ہے کہ فلاں وقت بجلی کی رو بند رہے گی اور یہ اعلان پڑھ کر دل کو تسلی ہو جانی چاہئے کہ اگر ان اوقات میں بجلی بند رہے گی تو باقی اوقات میں تو میسر ہو گی۔ لیکن ہوتا کیا ہے کہ بند رہنے کے اعلان کردہ اوقات میں تو بجلی بند رہتی ہی ہے لیکن ان اوقات کے علاوہ بھی بجلی کی رو بند ہو جاتی ہے اور بعض اوقات تو ایک ایک دن میں کئی دفعہ بجلی کی رو بند ہوتی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ آنکھ مچولی کھیلی جا رہی ہے۔ ادھر بٹن دبایا تو بجلی موجود پائی اور پھر بٹن دبایا تو بجلی کی رو ندارد تھی۔ ہم عام طور پر ایسی باتوں کی شکایت نوک قلم پر نہیں لاتے اس لئے کہ ہم نہیں جانتے کہ واپڈا کی کیا مجبوریاں ہیں کیونکہ بعض اوقات بجلی کی رو بند ہونے پر پریشان حالی میں جب پوچھا گیا تو پتہ چلا کہ کوئی بیل گاڑی یا بس کسی کھمبے سے ٹکرا گئی ہے اور اس علاقے کی یا سارے ربوہ کی بجلی کی رو بند ہو گئی ہے اگرچہ تھوڑے تھوڑے وقفے کے ساتھ نہ کوئی بیل گاڑی کھمبے سے ٹکراتی ہے نہ کوئی بس۔ بہرحال اس کے علاوہ کوئی وجہ تو ضرور ہوتی ہو گی کہ رو بند ہو جاتی ہے۔ ہم چونکہ واپڈا کی مجبوریوں سے ناواقف ہیں اس لئے انجانے میں دل کڑھتا رہتا ہے اور واپڈا کے کارکنوں کے متعلق دل میں مختلف (ہو سکتا ہے) خیال آتے رہتے ہیں۔ کیا جانے ان کی کسی مشین کا کوئی پرزہ ٹوٹ گیا ہو یا کچھ اور ہو گیا ہو۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح اس اعلان سے کہ فلاں وقت بجلی کی رو بند ہو گی دل مطمئن رہتا ہے اسی طرح اگر بجلی کی رو دیگر اوقات میں بند ہو جائے تو واپڈا کو وضاحت کر دینی چاہئے کہ فلاں وقت فلاں وجہ سے بجلی کی رو بند رہی۔ ہمیں امید ہے کہ یہ بات شہریوں کے لئے اطمینان کا باعث ہو گی اور واپڈا کے لئے نیک نامی کا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ٹی وی یا ریڈیو پر جب پروگرام متاثر ہوتے ہیں تو وہ اعلان کرتے ہیں کہ بجلی کی رو بند ہونے کی وجہ سے پروگرام دیکھا نہیں جا سکا یا سنا نہیں جا سکا۔ یہ اعلان سن کر دیکھنے اور سننے والوں کے دل میں غصہ کی بجائے ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور دیکھنے یا سننے والے ٹی وی اور ریڈیو پر ذرا سا مسکرا کر کہتے ہیں تمہارا بھلا ہو۔ ہم واپڈا کے اعلان شوق کے ساتھ اور ضرورت کے مطابق الفضل میں چھاپتے رہتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو واپڈا والے وضاحت کیا کریں تاکہ وہ بھی اطمینان کا باعث ہو۔ ایسی ہر وضاحت کے لئے الفضل کے صفحے حاضر ہیں۔ ہم واپڈا کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ان کی ہر وضاحت شائع کریں گے۔ یہ ان کے لئے بھی بہتر ہو گا اور ربوہ کے شہریوں کے لئے بھی۔

اطلاعات و اعلانات

قرارداد تعزیت

○ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس اپنے بھائی مکرم رانا قمر حسین صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ آپ نے اپنے حلقہ کو بیدار کرنے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ مجلس عاملہ کے اجلاس سے کبھی غیر حاضر نہ رہے۔ یہاں تک کہ اپنی بیماری کے ایام میں بھی حاضر ہوتے رہے۔ صائب الرائے تھے۔ اسی طرح آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔

ہم جملہ ممبران مجلس عاملہ پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مکرم رانا صاحب کو اپنے مقام قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنی رحمتیں و برکتیں نازل فرمائے اور آپ کے پسماندگان کا بھی حامی و ناصر رہے۔ آمین۔

(ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ سرگودھا)

گمشدہ اشیاء

○ مکرم ضیاء الرحمان صاحب مکان نمبر 3/3 دارالنصر غربی (ب) ربوہ کی اہلیہ کا سونے کا کانٹا دارالرحمت سے دارالنصر تک تانگے میں آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملا ہو براہ کرم دفتر صدر عمومی یا ضیاء الرحمان صاحب کو پہنچا دیں۔

○ مکرم صلاح الدین صاحب باجوہ مکان نمبر 60 ناصر آباد ربوہ کی اہلیہ کی کانوں کی دو عدد سونے کی بالیاں دارالرحمت غربی سے محلہ دارالیمن کے مڈل سکول کی طرف جاتے ہوئے کہیں گر گئی ہیں۔ جس کسی کو ملیں مکرم باجوہ صاحب یا صدر عمومی کے دفتر پہنچا دیں۔

LUMS میں سکالرشپ و تعلیمی قرضہ برائے ایم بی اے اور بی ایس سی آنرز پروگرام

1- LUMS میں MBA میں داخلہ حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کے لئے مندرجہ ذیل وظائف دیے جاتے ہیں۔

ایشیائی ترقیاتی بینک۔ بحرین۔ پی آئی اے (PIA)۔ اینگرو۔ ہیلری کلنٹن۔ LUMS

2- LUMS میں MBA میں داخلہ حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے لئے مندرجہ ذیل کی طرف سے تعلیمی قرضہ جات دیئے جاتے ہیں۔

بیسٹ وے فاؤنڈیشن۔ حکومت پاکستان۔ مسلم کمرشل بینک۔ پاکستان بینکنگ کونسل LUMS

3- LUMS میں B.Sc. آنرز میں داخلہ حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے لئے مندرجہ ذیل وظائف دیئے جاتے ہیں۔

میرٹ - AMRO - ABN -- LUMS

4- LUMS میں B.Sc. آنرز میں داخلہ حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے لئے مندرجہ ذیل کی طرف سے تعلیمی قرضہ جات دیئے جاتے ہیں۔

مسلم کمرشل بینک- LUMS

LUMS میں MBA اور B.Sc آنرز میں داخلہ سے متعلق تفصیلی اعلان روزنامہ الفضل 18- جنوری 96ء میں شائع ہو چکا ہے۔ مزید معلومات کے لئے نظارت تعلیم سے رجوع کریں۔

ترکی میں انڈر گریجوایشن تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند احمدی طلبہ متوجہ ہوں

○ وہ احمدی طلبہ جو انٹرمیڈیٹ (FA/FSc) کرنے کے بعد مختلف مضامین میں تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں ان کو ایک Basic Skills test پاس کرنا ہوتا ہے۔ وہ طلبہ جو یہ ٹیسٹ دینا چاہتے ہوں کو چاہئے کہ وہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر خط لکھ کر درخواست فارم اور گائیڈ منگوائیں۔

Ogrenci Secme ve Yerlestirme Merkezi, OSYM YOS 06538 - Ankara
TURKEY

یہ درخواست فارم واپس ارسال کرنے کے بعد مئی میں ہر طالب علم کو ایک Admit Card جاری کیا جائے گا جس کے بعد پاکستان میں واقع ترکی کے سفارت خانہ سے رابطہ کرنا ہوتا ہے۔ یہ ٹیسٹ پاکستان میں ہوتا ہے۔

وہ طلبہ جو پوسٹ گریجویٹ تعلیم کے لئے ترکی

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نصیحت کے سلسلے میں اپنے خطبہ میں مزید فرماتے ہیں:-

آپ جب اپنی ذات سے نصیحت کرتے ہیں تو کبھی آپ کی نصیحت آپ کی ذات کو بری نہیں لگتی- کیا وجہ ہے- اس لئے کہ ایسی اپنائیت ہے کہ گویا ایک ہی وجود ہے جو نصیحت کرنے والا ہے اور ایک ہی وجود ہے جس کو نصیحت کی جا رہی ہے- ان کے درمیان دوری کا کوئی رشتہ نہیں- پس جب اس بات کو آپ سمجھیں کہ آپ جب اپنے آپ کو نصیحت کرتے ہیں تو کیوں وہ نصیحت آپ کے دل نہیں لگتی- آپ کو اس کے نتیجہ میں دوسروں کو نصیحت کرنا آجائے گا- آپ جب اپنی کسی برائی کو دیکھتے ہیں تو اپنی ذات میں اپنے وجود کو بار بار جھنجھوڑتے ہیں اور سمجھاتے ہیں- مگر گالیاں دے کر نہیں- بلکہ بے قراری کے ساتھ - بے چینی کے ساتھ - شرمندگی محسوس کرتے ہوئے اور اپنائیت کے ساتھ یہاں تک کہ آپ کا نفس خود آپ کے خلاف کبھی بغاوت نہیں کرتا- اور پھر دعا کرتے بھی ہیں اور دعا کرواتے بھی ہیں- اور مسلسل اس بات کی کوشش کرتے چلے جاتے ہیں کہ وہ بدی دور ہو- جب تک دور نہ ہو آپ نصیحت سے باز نہیں آتے- یہی وہ کامیاب طریق ہے- یہی وہ صحیح طریق ہے- جس سے آپ دوسروں کی بدیاں دور کر سکتے ہیں- جب دوسروں کو نصیحت کریں تو اپنے تجربوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے آپ میں ڈوب کر جو سبق آپ نے سیکھے ہیں ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسی نصیحت کریں کہ دوسرا یہ سمجھے کہ آپ اس سے بالا کوئی الگ ذات نہیں ہیں- بلکہ اس کے وجود کا ایک حصہ ہیں اور گہری ہمدردی اور اپنائیت کے ساتھ آپ اسے نصیحت کر رہے ہوں- اور پھر اگر وہ نہ مانے تو چھوڑنا نہیں مگر غصے کا اظہار نہیں کرنا- جس طرح آپ کا نفس جب آپ کی بات نہیں مانتا تو آپ اسے چھوڑتے نہیں مگر غصے کا اظہار بھی نہیں کرتے- مسلسل محنت کرتے چلے جاتے ہیں (-) یہی مضمون ہے جو بار بار میں آپ کے سامنے کھول چکا ہوں- نصیحت کریں اور کرتے چلے جائیں- نصیحت سے چمٹ جائیں- (-) جیسے لوگ بن جائیں جن کے متعلق (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ وہ صبر کے ساتھ اچھی باتیں کہتے چلے جاتے ہیں-

نصیحت کے لئے مناسب وقت بھی تلاش کریں- تو جیسے اپنی ذات میں آپ صبر کرتے ہیں- ویسے ہی دوسروں کی ذات میں بھی صبر سے کام لیں اور پیار اور محبت کے ساتھ مسلسل سمجھاتے چلے جائیں- اور ان وقتوں کا انتظار کریں جب انسان کا وقت انسان کی روح انسان کا دل نصیحت کو قبول کرنے کے لئے خاص طور پر آمادہ ہوتا ہے- اور ہر حال میں انسان ایک سا نہیں ہوتا- بعض دفعہ ایک نصیحت عام حالات میں اثر نہیں کر رہی لیکن وہ انسان جس کو نصیحت کی جاتی ہے جب غمزدہ ہو تو وہ نصیحت کام آجاتی ہے- بعض دفعہ عام حالات میں ایک نصیحت کام نہیں کرتی- مگر وہ شخص جسے نصیحت کی جاتی ہے- اگر خوف زدہ ہو تو وہ نصیحت کام آجاتی ہے- انسان کی کیفیتیں بدلتی رہتی ہیں- ان بدلتی ہوئی کیفیتوں میں نصیحت کا اثر پذیر ہونا بھی ساتھ ساتھ بدلتا ہے- اگر اپنی ذات پر آپ غور کریں- تو آپ کو بھی یہ معلوم ہوگا کہ بعض دفعہ بعض بدیاں آپ اپنی جان سے چھڑا نہ سکے- مگر کسی صدمے کی حالت میں کسی خوف کی حالت میں آپ نے خصوصیت کے ساتھ اس بدی کو دور کرنے کی کوشش کی ہے اور آپ کو کامیابی نصیب ہو جاتی ہے- بعض دفعہ ایک انسان ایک مشکل میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس خوف کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کرتا ہے کہ اے خدا مجھے اس مشکل سے بچالے تو میں اس بدی کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دوں گا- یا ایک بد خیال سے باز آجاؤں گا- اگر تو مجھے اس سے بچالے گا- ایسے بھی بہت سے واقعات ہیں جو احادیث میں ہمیں ملتے ہیں- آنحضور ﷺ نے نصیحت آموز باتیں جو بیان فرمائی ہیں- ان میں اس قسم کی کئی باتیں ہیں- جن سے پتہ چلتا ہے کہ بعض خاص وقت ہوتے ہیں جن میں بعض نصیحتیں گہرا اثر کرتی ہیں- بعض وقتوں کے لحاظ سے مناسبتوں کے لحاظ سے نصیحت کرنا یہ بھی ایک فن ہے اور اس کے مطابق کسی انسان کی ذہنی اور قلبی کیفیت کے مطابق نصیحت کرنا یہ بھی ایک اہم فن ہے- جو نصیحت کے کار آمد ہونے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے- ایک انسان کبھی کسی موڈ میں ہوتا ہے کبھی کسی موڈ میں ہوتا ہے- اس کے مزاج بدلتے رہتے ہیں- اس کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں اگر غلط حالت کے وقت آپ بات کریں تو وہ اثر انداز نہیں ہوگی- اس لئے موقعہ اور محل اور موسم کے مطابق بات کرنا بھی نصیحت کا ایک لازمی جزو ہے- اس کے بغیر نصیحت صحیح معنوں میں فائدہ نہیں دیتی- یا پھل نہیں لاسکتی-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں-

مذہبی باتوں کو علمی رنگ میں بیان کرنا چاہئے- اور یہ تب ہو سکتا ہے کہ جب انسان کو گیان حاصل ہو- ورنہ بلا سوچے سمجھے کہہ دینے سے کچھ نتیجہ نہیں نکلا کرتا- ہر ایک مذہب میں کھلی کھلی بات اور گیان کی بات بھی ہوتی ہے- جب تک انسان نفس کو صاف کر کے بات نہ کرے تو ٹھیک پتہ نہیں چلتا- آج کل ہار جیت کو مد نظر رکھ کر لوگ بات کرتے ہیں- اس سے فساد کا اندیشہ ہوتا ہے-

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

صلح حدیبیہ اور اس کے عظیم الشان نتائج

اس سے قبل صلح حدیبیہ کے متعلق ہم ایک مضمون شائع کر چکے ہیں- اب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی ایک کتاب سے صلح حدیبیہ اور اس کے عظیم الشان نتائج کے عنوان سے حالات اور واقعات پیش خدمت ہیں-

حضرت صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں-

اب ہم اسلامی تاریخ کے اس حصہ میں داخل ہونے لگے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی مدنی زندگی کے دوسرے دور میں خاص اہمیت رکھتا ہے- میری مراد صلح حدیبیہ سے ہے- جس کے نتیجہ میں کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان جنگ وجدال کا سلسلہ بند ہو کر اسلام کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا- اور دنیا کو اس بات کے اندازہ کرنے کا موقع میسر آیا کہ اسلام کی اصل طاقت صلح میں ہے نہ کہ جنگ میں- آنحضرت ﷺ کی مکی زندگی میں بظاہر جنگ نہیں تھی اور آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ روسائے قریش کی حکومت کے ماتحت زندگی گزارتے تھے مگر قریش کی یہ حکومت جنگ سے بھی بڑھ کر مظالم و مصائب کا منظر پیش کرتی تھی- کیونکہ قریش کی ساری طاقت اسلام کو مٹانے میں خرچ ہو رہی تھی- اس کے بعد مدنی زندگی کا دور آیا تو اس کے ساتھ ہی جنگ کا آغاز ہو گیا- اور بیچارے مسلمان ایک مصیبت میں سے نکل کر دوسری مصیبت اور بعض لحاظ سے بڑی مصیبت میں مبتلا ہو گئے- اس لئے حقیقتاً آج تک اسلام کو اپنی صلح کی طاقت کے اظہار کا موقعہ ہی نہیں ملا تھا- لیکن صلح حدیبیہ نے جس کا اب ہم ذکر شروع کرنے لگے ہیں یہ موقع میسر کرا دیا- اور دنیا جانتی ہے کہ اس امتحان میں اسلام نے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت کر دی کہ اس کی صلح کی طاقت اس کی جنگ کی طاقت سے بدرجہا بہتر اور بدرجہا افضل ہے- الغرض وہ تاریخی واقعہ جس کا ہم اب ذکر کرنے لگے ہیں ایک نہایت اہم واقعہ ہے اور ہم اپنے ناظرین سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس واقعہ کے حالات کو نظر غور سے مطالعہ فرمائیں-

آنحضرت ﷺ کی خواب اور سفر حدیبیہ

ہم دیکھ چکے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو اس کے جلد بعد ہی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس کی طرف سے بدل کر بیت اللہ کی طرف پھیر دیا- اور اس تحویل کعبہ کے ساتھ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو یہ حکم بھی دیا کہ اپنی توجہ کو مکہ کی طرف لگائے رکھیں اور اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ مکہ اسلام کا مذہبی مرکز ہے- جو جتنی جلدی بھی ممکن ہو مسلمانوں کے قبضہ میں آجانا چاہئے- ان احکام کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کو ہمیشہ مکہ کی طرف خیال لگا رہتا تھا اور پھر وطن ہونے کی وجہ سے بھی آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھ کے مہاجرین کو مکہ کے ساتھ طبعاً خاص محبت تھی- اس پر اتفاق یہ ہوا کہ انہی دنوں میں جن کا ہم ذکر کر رہے ہیں آنحضرت ﷺ نے ایک خواب دیکھی کہ آپؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں- اس وقت ذوالقعدہ کا مہینہ قریب تھا- جو زمانہ جاہلیت میں بھی ان چار مبارک مہینوں میں سمجھا جاتا تھا جن میں ہر قسم کا جنگ وجدال منع تھا- گویا ایک طرف آپؐ نے یہ خواب دیکھی دوسری طرف یہ وقت بھی ایسا تھا کہ جب عرب کے طول و عرض میں جنگ کا سلسلہ رک کر امن و امان ہو جاتا تھا- اور گو یہ حج کے دن نہیں تھے اور ابھی تک اسلام میں حج باقاعدہ طور پر مقرر بھی نہیں ہوا تھا- لیکن خانہ کعبہ کا طواف ہر وقت ہو سکتا تھا- اس لئے آپؐ نے اس خواب دیکھنے کے بعد اپنے صحابہؓ سے تحریک فرمائی کہ وہ عمرہ کے واسطے تیاری کریں- عمرہ گویا ایک چھوٹی قسم کا حج تھا جس میں حج کے بعض مناسک کو ترک کر کے صرف بیت اللہ کے طواف اور قربانی پر اکتفا کی جاتی تھی- اور بخلاف حج کے اس کے لئے سال کا کوئی خاص حصہ بھی معین نہیں تھا- بلکہ یہ عبادت ہر موسم میں ادا کی جاسکتی تھی- اس موقعہ پر آپؐ نے صحابہؓ میں یہ بھی اعلان فرمایا کہ چونکہ اس سفر میں کسی قسم کا جنگی مقابلہ مقصود نہیں ہے بلکہ محض ایک پرامن دینی عبادت کا بجالانا مقصود ہے اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس سفر میں اپنے ہتھیار ساتھ نہ لیں- البتہ عرب کے دستور کے مطابق صرف اپنی تلواروں کو نیاموں کے اندر بند کر کے مسافرانہ طریق پر اپنے ساتھ رکھا جا سکتا ہے- اور ساتھ ہی آپؐ نے مدینہ کے گرد و نواح کے بدوی لوگوں میں بھی جو بظاہر مسلمانوں کے ساتھ تھے یہ تحریک فرمائی کہ وہ بھی ہمارے ساتھ شریک ہو کر عمرہ کی عبادت بجالائیں- مگر افسوس ہے کہ ایک نہایت قلیل یعنی برائے نام تعداد کے سوا ان مسلمان کہلانے والے کمزور ایمان بدوی لوگوں نے جو مدینہ کے آس پاس آباد تھے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلنے سے احتراز کیا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ خواہ مسلمانوں کی نیت عمرہ کے سوا کچھ نہیں مگر قریش بہر حال مسلمانوں کو روکیں گے- اور اس طرح مقابلہ کی صورت پیدا ہو جائے گی- اور وہ سمجھتے تھے کہ چونکہ یہ مقابلہ مکہ کے قریب

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

شوق ہمسفر میرا

عزیزی محمد داؤد طاہر کا سفرنامہ "شوق ہم سفر میرا" شائع ہوا تو اس پر الفضل میں تبصرہ نظر سے گزرا۔ داؤد طاہر سے نہ صرف یہ کہ ان کے بزرگوں کی وجہ سے تعلق تھا' کہ وہ ہمارے قادیان کے زمانے کے ہمسائے تھے اور مہربان تھے' بلکہ خود ان کے ساتھ استادی شاگردی کا رشتہ تھا۔ داؤد طاہر کالج کے زمانہ سے ہی ہونہار تھے۔ ان کی طبیعت میں سادہ اطواری بہت نمایاں تھی۔ کالج کی ادبی سرگرمیوں میں سرگرم حصہ تو نہیں لیتے تھے مگر بزم اردو کی ساری تقریبات میں شوق اور محبت سے شریک ہوتے تھے۔

داؤد طاہر' حضرت مولانا محمد یعقوب طاہر کے خلف الرشید ہیں۔ مولانا سے ہمارا بہت قریبی تعلق رہا۔ پہلے تو قادیان کے زمانہ میں ہم لوگ ایک ہی محلہ میں تھے ان کا مکان ہمارے مکان کے پچھواڑے میں مولانا محمد سلیم صاحب کے مکان کے ساتھ تھا۔ داؤد طاہر کے دادا بابو فخرالدین صاحب ریٹائر ہو کر قادیان تشریف لائے تو انجمن کی جائیداد کا انصرام سنبھالا۔ وہ سلسلہ کے خدمت گزاروں میں سے تھے۔ قادیان کے زمانہ میں محلہ کے سب بچے بچیاں ہماری پھوپھی' محترمہ بیگم جی' اہلیہ حضرت مولوی غلام نبی مصری' سے کلام الہی پڑھنے کے لئے ہمارے گھر میں جمع ہوتے تھے۔ داؤد طاہر کی امی اپنی بیٹیوں کو لے کر ہمارے ہاں آتیں اور انہیں کلام الہی پڑھتے ہوئے دیکھتیں۔ پھر ربوہ میں ہم لوگ ایک ہی گلی میں اکٹھے ہو گئے۔ کچے کوارٹروں میں گلی میں پہلا مکان ہمارا دوسرا قاری محمد امین صاحب کا اور تیسرا مولانا کا تھا۔ مولانا نہایت سادہ سے لباس میں ملبوس ہاتھ میں ایک کاپی سی پکڑے' سر پر پگڑی باندھے' آہستہ آہستہ چلتے ہوئے نظر آتے۔ ان کا سراپا اب تک آنکھوں میں مستحضر ہے۔ ان کی چال میں جھکاؤ اور سانس میں تیزی کی کیفیت تھی۔ اس بیماری کے باوجود ہم نے مولانا کو کبھی اپنے کام سے تساہل کرتے ہوئے نہیں پایا۔ حضرت امام جماعت الثانی کے زود نویس تھے۔ حضرت صاحب کی تقریریں اور خطبے انہی کے ہاتھ سے لکھ کر ریکارڈ ہوئے ہیں۔ اس زمانہ میں آواز ریکارڈ کرنے کے آلات بھی اتنے عام نہیں ہوئے تھے۔ اب تو ہر کس و ناکس ٹیپ ریکارڈر اٹھائے پھرتا ہے اس وقت جماعت کو بھی اتنی استطاعت نہیں تھی کہ اپنے امام کے ارشادات کو ریکارڈ کرنے کے لئے ریکارڈر ہی خرید لے۔ جب وہ ریکارڈنگ مشینیں آئیں تو ہمیں ان ریکارڈنگ مشینوں کا دیدار بھی مولانا ہی نے کروایا۔ یہ بڑی ریکارڈنگ مشینیں تھیں اور ان میں ٹیپ کی جگہ باریک تاریں لپٹی ہوتی تھیں۔ ان مشینوں پر ہی حضرت امام جماعت الثانی کی بعض معرکتہ الآراء تقریریں ریکارڈ ہوئیں۔ بہرحال مولانا نے لکھ لکھ کر جماعت کے ریکارڈ کو محفوظ کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا ہوا ہے اور اسی ناطے سے ان کا بہت احترام بھی تھا۔ حضرت صاحب کی تقریریں پہروں چلتی تھیں اور مولانا تن تنہا انہیں لکھتے تھے۔ ہر مردے و ہر کارے!

مولانا کا دفتر لائبریری میں تھا اور ہم ابتدا ہی سے کتابوں کے ساتھ بہت مانوس رہے ہیں۔ مولانا نے جو یہ دیکھا کہ ہمارے محلہ کا بچہ لائبریری میں بیٹھتا ہے اور باقاعدگی سے بیٹھتا ہے تو انہیں ہمارے احوال سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ چنانچہ دفتر کے اوقات میں اگر ہمیں لائبریری میں دیکھ پاتے تو حوصلہ افزائی فرماتے اور کبھی کبھار اپنے دفتر میں بلا کر بٹھاتے۔ اس زمانہ میں چائے پینے پلانے کی بدعت نہیں تھی ورنہ ہمیں یقین ہے مولانا ہمیں چائے وائے ضرور پلاتے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ لائبریری سے ہم اور مولانا ایک ہی وقت میں نکلے اور گھر تک اکٹھے آئے۔ مولانا کو چلتے میں باتیں کرنے کی بالکل عادت نہ تھی۔ خدا معلوم کن سوچوں میں گم رہتے تھے۔

اس تعلق کے پس منظر میں جب عزیزی داؤد طاہر کالج میں داخل ہوئے تو ظاہر ہے ہمارے ساتھ ان کا تعلق دوسروں کی نسبت زیادہ تھا۔ پھر اردو لازمی مضمون کی حیثیت میں سب طلباء کو پڑھنا پڑھتی تھی۔ داؤد طاہر کی تحریر باریک اور صاف ستھری ہوتی تھی۔ کانٹ چھانٹ بھی نہیں کرتے تھے اس کا مطلب ہے ان کا ذہن صاف تھا اس میں کوئی گنجلک نہیں تھی۔ صاف سیدھی بات ٹھیک اور دو ٹوک اس لئے ہم نے انہیں مشورہ دیا کہ اپنی تحریر میں ذرا سی ادبی چاشنی پیدا کریں ہمارا مطلب تھا کوئی تشبیہ کوئی استعارہ 'کوئی شعر لکھتے لکھتے درمیان میں آجائے تو تحریر کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ مگر داؤد اپنی روش پر قائم رہے۔ کالج سے نکلے' یونیورسٹی میں گئے۔ سیاسیات میں ایم اے کیا اور پھر ٹیکسیشن سروس میں چن لئے گئے۔ آج کل ملتان والوں کی ٹیکسیشن کے ذمہ دار ہیں۔ ملتان تو مزاروں' فقیروں اور گداؤں کا شہر ہے خدا معلوم یہ ٹیکس کن سے لیتے ہوں گے؟ چار چیز است تحفہ ملتان' گرد و گرما گدا و گورستان! اللہ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔

یہ مضمون تو ہم ان کے سفرنامہ پر لکھنا چاہتے تھے مگر ان کے بزرگوں کا ذکر درمیان میں آگیا تو ہم انہیں کیسے نظر انداز کر دیتے۔ ہمارے ساتھ ان کی امی ان کے ابا دونوں ہی محبت کا سلوک روا رکھتے تھے! اللہ انہیں خوش رکھے۔

شوق ہم سفر میرا داؤد طاہر کا پانچ ملکوں کا سفر نامہ ہے۔ داؤد طاہر حکومت کی جانب سے کسی کورس پر امریکہ گئے تھے اس کورس میں دیگر ممالک کے سینئر افسر بھی شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے اس لئے داؤد طاہر کے اس سفرنامہ میں جہاں نئے ملکوں کا ذکر ملتا ہے وہاں نئے لوگوں سے بھی ملاقات ہوتی ہے۔ اس سفرنامہ کی ایک خصوصیت جس کی طرف سے بہت لوگوں نے اشارہ کیا وہ داؤد طاہر کے بیان کی سادگی اور خلوص ہے۔ اس کتاب کی تقریبات رونمائی ہوئی تو نیشنل اسمبلی کے سپیکر جناب یوسف رضا گیلانی نے صدارت کی۔ مشہور کالم نگار عطاء الحق قاسمی اور مشہور ڈرامہ نگار امجد اسلام امجد بطور مہمانان خصوصی شریک ہوئے۔ نوائے وقت ملتان کی رپورٹنگ کے مطابق داؤد طاہر کو شریف ترین سفرنامہ نگار قرار دیا گیا۔ ہم نے اس سفرنامہ کے بارہ میں جو تجزیہ لکھ کر اوراق کو بھجوایا ہے اس میں بھی داؤد کی ذات کے اسی پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ ہمارا تجزیہ ہے کہ "داؤد نے اپنے خون کی لاج رکھ لی ہے"

داؤد طاہر اپنے اس سفر میں جہاں جہاں گئے ہیں وہاں جن جن لوگوں سے ملے ہیں اتفاق سے میرا بھی ان لوگوں سے دوستی اور استادی کا رشتہ نکلتا چلا آیا ہے اس لئے مجھے تو یہ سفرنامہ بہت ہی دلچسپ لگا ہے۔ اور ہر اس شخص کو یہ سفرنامہ بہت دلچسپ لگے گا جو تعلیم الاسلام کالج کا اولڈ بوائے رہا ہو اور انہیں دنوں میں رہا ہو جب ابھی کالج کا علمی ادبی ماحول قائم تھا۔ اب تو وہ باتیں خواب و خیال ہو گئی ہیں!

سفرنامہ کی صنف اگرچہ بہت پرانی ہے مگر بیسویں صدی میں اس کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔ سفر کے ذرائع میسر ہیں' وہ مشکلیں جن کی وجہ سے سفر کو جہنم کا ٹکڑا سمجھا جاتا تھا اب موجود نہیں۔ ہوتے ہیں بہت رنج مسافر کو سفر میں۔ مگر رنجوں سے زیادہ آسائشیں آج کل میسر ہیں۔ اس لئے سفر آسان ہو گیا ہے سفرنامہ لکھنا مشکل ہو گیا ہے۔ کوئی مسافر محض اپنے تخیل کے سہارے کوئی فرضی سفرنامہ نہیں گھڑ سکتا کیونکہ اب ذرائع مواصلات اتنے مستعد اور تیز ہیں کہ مسافر کی لکھی ہوئی باتوں کی پڑتال ممکن ہو گئی ہے۔ اب ابن بطوطہ کی لکھی ہوئی باتوں کی تصدیق یا تردید بھی ہو سکتی ہے۔ بیسویں صدی میں اردو کے سفرنامہ نگاروں میں سے بعض ان دنوں میں سفر پر نکلے جب دوسرے ابھی سفر پر نکلنے کی استطاعت یا جرأت نہیں رکھتے تھے۔ نتیجۃً جو سفرنامے ان لوگوں نے لکھے وہ اس دور میں بہت مقبول ہوئے۔ جوں جوں ان سفرناموں کی خیالی باتوں کی قلعی کھلتی گئی ان سفرناموں اور سفر نامہ نگاروں کا اعتبار اٹھتا گیا۔ چنانچہ اردو کے بیشتر سفرناموں نے اپنے مصنفین کی ناآسودہ خواہشوں کے سامنے دم توڑ دیا۔ داؤد طاہر کا سفر نامہ اسی لئے تو لوگوں کے لئے حیرت کا موجب بنا کہ یہ شخص انہیں ملکوں اور انہیں لوگوں اور انہی گلیوں میں پھرتا آیا ہے اسے کیوں ایسی "فتوحات" نصیب نہیں ہوئیں؟ سب لوگوں نے جن میں سے بعض ایسے ہی سفرناموں کے لکھنے کے مرتکب ہو چکے تھے داؤد طاہر کے رویہ کو سراہا ہے۔ غالباً داؤد طاہر ان سفرناموں سے اتنے ڈرے ہوئے تھے کہ آپ نے اپنے سفرنامہ کو کسی غیر محرم کے بے تکلفانہ ذکر سے بھی آلودہ نہیں ہونے دیا۔

داؤد طاہر کے ہمراہ ایک پڑوسی ملک کی ایک خاتون افسر بھی اس کورس میں شریک تھیں۔ انسانی فطرت کے مطابق جب وہ ان سے جدا ہونے لگیں تو ان کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ داؤد نے یہاں پر اپنی پارسائی کا جو نمونہ دکھایا ہے وہ قابل ذکر ہے لیکن ایسے موقعہ پر اگر ہمارے مسافر کی آنکھوں میں بھی نمی آجاتی تو کوئی قیامت نہ آجاتی۔ اتنی جذباتیت تو انسانی سطح پر بہت عام ہوتی ہے۔ مگر داؤد طاہر مروجہ سفرناموں سے اتنے بدکے ہوئے تھے کہ اس موقعہ پر بھی کنی کترا گئے۔ اللہ انہیں اس نیک چلنی کی جزائے جزیل عطا کرے۔

سفرنامہ لکھنا اتنا آسان بھی نہیں ہوتا جتنا نظر آتا ہے۔ کیونکہ قاری سفرنامہ نگار کے ساتھ کسی انجان سفر پر نکل کھڑا ہوتا ہے تو اس سے توقع رکھتا ہے کہ اسے سفرنامہ نگار اپنے دیانت دارانہ تجربوں میں شریک کرے گا۔ نئے ملکوں' نئے لوگوں کے بارہ میں بتائے گا' جہاں جہاں جائے گا اس کے تاثرات قاری کے سامنے آئیں گے۔ اس لئے ہر قاری سفرنامہ نگار کا بہترین نقاد بن جاتا ہے۔ سفرنامہ میں دلچسپی' اس کے بیانیہ' اس کے بیان' اس کی معلومات اور بیان کردہ حقائق کے بارہ میں مسافر کے تاثرات کے ردعمل کے طور پر پیدا ہوتی ہے۔ قاری محسوس کرے کہ اس سفر کا نامہ نگار اسے محض طفل تسلیاں دے رہا ہے تو وہ اس کا سفرنامہ نہیں پڑھتا۔ سفرنامہ صرف اسی صورت میں پڑھنے کی چیز بنتا ہے جب وہ اپنے قاری کو اپنے ساتھ چلنے پر آمادہ کرتا چلا جائے۔ جہاں قاری اکتا جائے گا سفر نامہ نگار کی محنت رائیگاں ہونا شروع ہو جائے گی۔ ہم نے سفرنامہ کی صنف کے بارہ میں ایک ادبی محاکمہ بھی قائم کیا ہے کہ "سفرنامہ افسانہ نہیں کی اس کی بنیاد حقائق پر ہے۔ سفرنامہ خیالی پلاؤ پکانے کا نام بھی نہیں کہ آپ نے قاری کو نئے ماحول سے روشناس کرانے کا ذمہ لیا ہے۔ سفرنامہ کوئی اوڈیسی بھی نہیں کہ آپ اسے فتوحات بے پایاں پر منتج نہیں کریں گے تو آپ کی بہادری پر حرف آئے گا۔ سفرنامہ ناول بھی نہیں کہ آپ کرداروں' واقعات اور پلاٹ کو اپنی پسند کے مطابق جدھر چاہیں موڑتے چلے جائیں۔ سفرنامہ رپورتاژ بھی نہیں کہ آپ محض حقائق کے بیان پر مجبور ہوں۔ سفرنامہ ان سب چیزوں

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد ابراہیم خلیل- سابق مربی افریقہ

بحوالہ- الفضل 30- اپریل 1954ء

طریقۂ تحریر کی ابتدا کس طرح ہوئی

انگریزی کے ایک مضمون کا ترجمہ

جب آپ کسی جنگل میں سے گزریں- تو آپ کے بعد دوسرا گزرنے والے شخص پاؤں کے نشانات سے سمجھ سکتا ہے- کہ کون گزرا ہے-

اسی طرح سے پڑھنے اور لکھنے کا کام شروع ہوا- پہلوں کے نشانات کو دیکھ کر ہم اب بھی بعض باتوں کی تشریح کرتے ہیں- جیسا کہ سرخ جھنڈیاں اور سرخ لیمپ خطرہ کے نشان ہیں- ان کو دیکھ کر جاہل بھی سمجھ لیتا ہے- کہ ان کا کیا مطلب ہے-

لکھنے کا طریقہ تین لاکھ سال سے بھی پرانا ہے- جبکہ آدمی کی پیدائش کا ابتدائی زمانہ تھا لوگ غاروں میں رہتے- جنگلوں میں جانوروں کا شکار کرتے تھے- اور کھاتے تھے- ان کی کھال پہنتے تاکہ گرم رہیں- ان کے ہتھیار پتھر کے تیر وغیرہ تھے- اسی لئے ان کے زمانہ کو پتھر کا زمانہ کہا جاتا ہے- نیز پتھر کے تیروں سے وہ ان جانوروں کی تصویریں اپنے رہنے کی غاروں کی دیواروں پر یا بڑی بڑی ہڈیوں اور ہاتھی دانتوں اور سینگوں پر کھینچتے تھے- جو ان کی خوراک کے بعد باقی رہتے تھے- ان غار کی دیواروں پر کھینچی ہوئی تصویروں سے ہم بخوبی سمجھ سکتے ہیں- کہ بنی نوع انسان دنیا میں پہلے پہل کس طرح رہتے تھے- اور ہم ان تصویروں کو سب سے پہلے طرز تحریر کی ابتداء کہہ سکتے ہیں-

2- دوسری منزل تحریر کی سوانح حیات میں ہم اس وقت کو سمجھتے ہیں- جبکہ مذکورہ بالا لوگوں نے گاؤں اور شہروں میں رہنا شروع کر دیا تھا- ہم اس کو "تہذیب کا زمانہ" کے نام سے موسوم کرتے ہیں- کیونکہ Civilized کے اصلی معنے مادہ کے لحاظ سے یہ ہیں کہ شہری ہو- یا بہت سے لوگوں کی جماعت-

اب شکار کی بجائے انہوں نے زمین کی کاشت شروع کر دی- پودوں سے اپنی خوراک حاصل کی- اور پالتو جانور کھانے کے لئے رکھے- دریاؤں کے کنارے رہنے لگے (میسو پوٹیمیا) عراق کا علاقہ جس میں دجلہ اور فرات دریا بہتے ہیں- دنیا میں سب سے پہلا تہذیب یافتہ علاقہ کہا جاتا ہے- یہی جگہ ہے- جہاں پہلے انسان اپنے گھر بنا کر رہے ان کو Symerians کہا جاتا ہے- انہوں نے قانون امن قائم کرنے کے لئے بنائے- اور خرید و فروخت کے لئے حساب رکھنے لگے- قانون اور حساب کتاب لکھنا پڑا- تو ان لوگوں نے نرم مٹی کی تختیاں بنائیں- ان کی طرز تحریر کو Cuneiform کہتے ہیں یعنی پھانے کی شکل کی مہریں- جو ہڈی یا دھات کی بنی ہوئی ہوتیں اور وہ خاکی تختیوں پر مہر لگاتے تھے- ان کو دھوپ میں خشک کر کے رکھتے تھے- آج کل ایسی پرانی تختیاں ہزارہا دبی ہوئی نکلی ہیں- جن پر امن و جنگ اور بونے اور کاٹنے کے قانون درج ہیں- بعض جنگی بہادروں کی کہانیاں بھی درج ہیں- بعض لفافوں میں بند کر کے دوسرے ملکوں کو ارسال کی ہوئی دیکھی گئی ہیں- ہزارہا سال کی پرانی ہیں-

سب سے پرانے وہ چار ہزار سالہ قانون ہیں- جو کہ بادشاہ Hummurabi کے ہیں- جس میں مجرموں کو سزا دینے کے طریقے تک لکھے ہوئے ہیں- اور وہ پتھروں پر کندہ ہیں- اور اس کی حکومت میں مختلف مقامات پر لاٹھوں پر کندہ کر کے لگائے گئے ہیں-

پہلے مصری لوگوں کو پتہ نہیں لگتا تھا کہ دریائے نیل جس پر وہ جیتے تھے کہاں سے آتا ہے- اس لئے وہ اس کی پوجا کرتے تھے- بہت پرانی مصری تحریرات پتھروں پر کندہ تھیں- پرانے عہد نامہ میں صاف لکھا ہے- کہ موسیٰؑ نے خدائی احکام پتھر کی تختیوں پر وصول کئے تھے- جب بنی اسرائیل دریائے جوڑ دان سے گزرے- تو انہوں نے پتھر کی لاٹھیں احکام سے کندہ شدہ لگائیں- مصر کا وہ ملک ہے جہاں موسیٰؑ سکول میں داخل ہو کر لکھنا پڑھنا سیکھتے رہے- لیکن پتھروں پر لکھنا بہت مشکل اور ان کو اٹھانا وزنی ہونے کی وجہ سے بہت مشکل تھا- وادی نیل میں مصری لوگ کسی اور مفید چیز کی تلاش میں نکلے- یہ ایک پودا تھا- جو کہ دریائے نیل کے کنارے بہت پیدا ہوتا تھا- جس نے مصر کو لکھنے کی تاریخ میں بہت مشہور کر دیا- ایک قسم کے قدرتی کانے تھے- جس سے وہ اپنی ٹوکریاں اور جال بناتے تھے بہت سے کاٹ کر اوپر کا چھلکا اتار کر گودا ٹکڑے پر لمبے رخ بچھا دیتے- اس کے اوپر اور کپڑا باریک بچھا کر دو گھنٹے خوب ہتھوڑے سے کوٹتے- یہاں تک کہ ایک باریک صاف تہ بن جاتی- کپڑے جدا کر کے اس مصالحہ کو سورج میں خشک کر لیتے- پھر پالش کر کے لکھنے کے قابل بنا لیتے- کانے کی قلم اور لیمپوں کے گل سے سیاہی بنا لیتے- لمبے لمبے کاغذ جوڑ کر دونوں سروں پر لکڑی کی ہتھیاں لگا کر نقشہ کی طرح اکٹھا کر لیتے- اسی قد کا لکڑی کا ایک کیس بنا کر خراب ہونے سے بچانے کے لئے ڈال لیتے- بیماروں کے علاج کے لئے اور مذہبی لوگوں کے جادو وغیرہ تصویری تحریر میں لکھتے جو خاص لوگ ہی سمجھتے-

یہ Semites تھے- جنہوں نے طرز تحریر کو آسان کیا- کیونکہ وہ بڑے سیاح اور تاجر تھے- ان سے یہودی اور عرب نسلیں نکلی ہیں- وہ الف کہتے کلہاڑا کے سر کو- ب کہتے گھر کو' ان سے یونانیوں نے لکھنا سیکھا- اور رومن نے الفابیٹا سیکھا-

کئی صدیوں تک تحریر کا کام بہت مشکل اور آہستہ آہستہ تھا- ہاتھوں سے لکھتے- مصری کاغذ کا رواج تمام دنیا میں ہو گیا- تاجر عراقی لوگ یونانی اور اٹیلین لوگوں کے لئے کاغذ لیتے آئے- اور اس تجارت سے مصر کو بھی بہت فائدہ ہوا-

1875 میں سٹینلے سیاح نے مشرقی افریقہ میں بائیبل کے حصے 16 انچ پتلی نرم لکڑی پر لکھے- اور یوگنڈا کی زبان میں بائیبل کا ترجمہ بہت سے ایسے پھٹوں پر لکھ کر لائبریری بنائی- پرانی یونان اور اٹلی میں لکڑی کی تختیوں کی نوٹ بکیں تیار کی گئیں جن پر ایک نوکدار دھات سے لکھنے لگ گئے-

اب درختوں کا گودا بھی کاغذ بنانے میں استعمال ہونے لگا- سلیٹ کا بھی استعمال ہونے لگا- جانوروں کی کھالیں بھی لکھنے کے کام میں بہت مفید ثابت ہوئیں- جو سینکڑوں سالوں تک خراب نہ ہوتیں- کھالوں کو دونوں طرف سے خوب اچھی طرح صاف کر کے باریک کر کے لکھ کہ تہہ کر لیتے- اور اکٹھا سی لیتے کتابی شکل میں کر لیتے- جس کو Codex کہتے ہیں-

جب مسیحیت سارے یورپ میں پھیلی- تو یہ کوڈیکس بہت استعمال کیا گیا- آپ غور کیجئے کس قدر آہستہ اور محنتی کام تھا بائیبل کا ہاتھ سے لکھنا کئی ماہ میں ایک کتاب لکھ کر ختم کرتے- صرف امیر لوگ ہی لکھتے پڑھتے- کیونکہ کتب قیمتی ہوتیں- چھاپہ خانہ کی ایجاد سے کتب سستی ہوئیں-

بہت سے انگریزی الفاظ سے تحریر کی تاریخ کے درجوں کا علم ہوتا ہے- جیسے Style لیٹن میں Stilus وہ نوکدار ہتھیار ہے- جس سے مٹی پر لکھتے تھے Book کے اصلی معنی لکڑی کی لکھنے کی تختی Codesc Code سے بنا ہے- اور لائبریری لاطینی میں Liber جس کے معنے Barh گودا کے ہیں Papyrus Paper سے بنا ہے- جو کانے دریائے نیل کے کنارے پائے جاتے تھے- Volume کے معنے Roll بہت پرانے مصری تھیں Write کے معنے کاٹنا- یعنی سب سے پہلے زمانہ میں پتھر اور مٹی اور لکڑی کو احتیاط سے کاٹنے کو کہتے ہیں-

پہلی کتب جو طبع ہوئیں- وہ پندرھویں صدی میں تھیں- ایک بائیبل کے لکھنے کے لئے 300 بھیڑوں کی کھال کی ضرورت ہوتی تھی- ہم چین کے ممنون احسان ہیں جہاں سے پہلے پہل کاغذ بننا شروع ہوا- کیونکہ چین ان دنوں سب سے مہذب ملک تھا- جبکہ یورپ کے لوگ جاہل اور درندے تھے- مصریوں کی طرح چینیوں نے ایک تصویری تحریر رائج کی- پہلے وہ بانسوں پر لکھتے تھے- جو وہاں عام پائے جاتے ہیں- پھر لکڑی کے ٹکڑوں پر- لکڑی چھوٹے پیغاموں کے لئے- لیکن بانس لمبے مضمونوں کے لئے مستعمل ہوتی تھی- کیونکہ وہ اوپر سے نیچے کی طرف لکھنے کے عادی ہیں- بانس تجارتی معاہدوں کے لئے بھی استعمال ہوتا تھا- لمبے بانس کے دونوں طرف لکھ کر درمیان سے توڑ لیتے- ایک حصہ بیچنے والے دوسرا حصہ خریدنے والے کے پاس رہتا- اسی طرح چینی پاسپورٹ 14 انچ لمبا ہوتا تھا- ایک سرے پر نام- ولدیت- جگہ- عمر لکھی جاتی- آدھا حصہ مسافر کے پاس آدھا حصہ دربان کے پاس جو شہر کی فصیل کا محافظ ہوتا- تب داخلہ ہوتا- جب مسافر شہر کے باہر آتا- تو دونوں جوڑ لیتا- دوسری چیز لکھنے کے لئے ریشم ہوتا تھا- چینی بالوں کا برش بنا کر لیمپ کی سیاہی بناتے- لیکن یہ بہت مہنگا پڑتا- اور بانس اور لکڑی کی کتابیں بہت بھاری ہوتیں- کہا جاتا ہے- کہ ایک بڑا عالم تین گڈے لکڑی کی کتب کے اکٹھا کرتا- اور سفر کرتا تھا- پہلا اصلی کاغذ 105AD درختوں کے گودوں سے تیار کیا گیا- مغربی دنیا کو یہ نئی ایجاد عجیب طور پر ملی- آٹھویں صدی عیسویں میں ٹرکی کے چیفس میں جنگ ہوئی- ایک نے چین کو امداد کے لئے بلایا- دوسرے نے عرب کو- عرب نے چینیوں کی فوجوں کو شکست دے دی- چینی قیدی جو پکڑے گئے- وہ کاغذ عمدہ بنا سکتے تھے- ان کے ذریعہ سے عرب مملکت میں کاغذ کے بڑے بڑے کارخانے بنائے گئے- دمشق سب سے بڑا مرکز تھا- جہاں سے یورپ کو کاغذ بھیجا جاتا تھا- پانچ صد سال تک عربوں نے یہ بھید کسی کو نہ بتلایا- اب یورپ میں کوئی لکھنا پڑھنا نہ جانتا تھا- یہاں تک کہ سپین کی جنگ میں ہار کر ان کو سکھلانے پر مجبور کیا گیا- بعد ازاں مطبع اور کاغذ کی فراوانی اور بہتات سے ہزارہا کتب شائع ہو کر جہالت کی زنجیروں سے انسان کو نجات ملی-"

بقیہ صفحہ 4

سے الگ الگ صنف ہے جس میں آپ افسانہ کا اختصار' ناول کی وسعت' رپورتاژ کی حقیقت انگیزی' غزل کی ایمائیت اور شعر کی ایجاز آفرینی سب چیزیں گوندھ کر یکجا کرنے پر مجبور ہیں- اگر آپ کے سفرنامہ میں ایک آنچ کی کسر بھی رہ گئی تو آپ کا سفرنامہ کیمیا نہیں بن سکے گا"

ہمیں توقع ہے کہ داؤد طاہر کا یہ سفرنامہ اردو ادب میں عموماً" اور جماعت کے سفرناموں میں خصوصاً ایک نمایاں مقام حاصل کرے گا- جماعت میں تو ویسے ہی سفرناموں کی کمی ہے اگر ہمارے احمدی ادیب اس طرف توجہ کریں تو کیا ہی اچھی بات ہو اور داؤد طاہر کا سفرنامہ ان کے لئے مشعل راہ بن سکتا ہے- اللہ تعالیٰ اس سفرنامہ کو مزید اچھے سفرناموں کا پیش خیمہ بنائے- آمین اور وہ ادبی چاشنی والی بات ہم نے یونہی نہیں کر دی- داؤد طاہر اسے پلے باندھیں- سادگی کے ساتھ تھوڑی سی پرکاری بھی ہو تو بات ہی اور ہوتی ہے-

---

خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے- ان کی عمر دراز کرتا ہے-
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایران اور پاکستان کا افغانستان کے بارے میں اتفاق

وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے جمعرات کے روز نیشنل اسمبلی کو بتایا کہ افغانستان میں امن کے قیام کے سلسلے میں ایران اور پاکستان میں کوئی اختلافات نہیں ہیں۔ سردار موصوف نے ایک تحریری جواب میں ایک سوال کے سلسلے میں کہا کہ ایران اور پاکستان دونوں چاہتے ہیں کہ افغانستان میں جھگڑے جلد ختم ہوں اور وہاں امن کا قیام اور اس کا استحکام ہو۔ یہ بات لاکھوں افغانی مہاجروں کو جو اس وقت پاکستان اور ایران میں رہ رہے ہیں۔ اس بات کا موقعہ فراہم کرے گی کہ وہ اپنے ملک واپس جائیں اور اس طرح دونوں ملکوں میں حفاظتی تدابیر بہتر طور پر کامیاب ہو سکیں گی۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں امن کے قیام کے لئے پاکستان اور ایران ایک دوسرے سے مل کر کوششیں کرتے رہے ہیں۔ ان کوششوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ دونوں ممالک کے اعلیٰ سرکاری افسر ایک دوسرے کے ملک میں جا کر گفت و شنید کرتے رہیں اور ایسا کرنے سے دونوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقعہ ملا ہے۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم نے اس بات کا عہد کیا ہوا ہے کہ ہم دونوں مل کر افغانستان میں امن کے قیام کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات میں جو ایران اور پاکستان کے تعلقات خراب ہونے کی خبریں چھپتی ہیں وہ منطقی طور پر غلط ہیں۔

○○○

امریکی سابق سفراء کا دورۂ پاکستان

اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے کے ذرائع نے کہا ہے کہ اخباری رپورٹیں کہ امریکہ کے سابق دو سفیر کسی خفیہ مشن پر پاکستان آرہے ہیں بے بنیاد ہے۔ ذرائع کہتے ہیں کہ یہ بات بالکل غلط ہے لیکن اس کے باوجود پھیلائی جارہی ہیں۔ دو سفیر جن کے متعلق یہ افواہیں ہیں۔ رابرٹ اوکلے اور ایک سابق امریکی سفیر ہیں یہ دونوں اس وقت اسلام آباد پہنچے جبکہ نئے سفیر نے اپنے تقرر کے کاغذات پیش کئے تھے۔ نئے سفیر کا نام ٹامس سائمن ہے۔ اور انہوں نے اپنا چارج لے لیا ہے۔ مسٹر ٹامس سائمن کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس وقت پاکستان میں صرف ایک امریکی سفیر ہے یعنی ٹامس سائمن۔ یہ بھی ذرائع نے بتایا کہ کلارک جو ایشیئن سوسائٹی امریکہ کے صدر ہیں نے حال ہی میں پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ اور اس وقت ان کے دورے کا مقصد یہ تھا کہ اپنے ملک کی پچاس سالہ آزادی کی تقریب پر گانے کا ایک اچھا خاصا پروگرام ترتیب دیا جائے۔ اب مسٹر کلارک واپس جا چکے ہیں۔ مسٹر رابرٹ اوکلے کچھ دنوں تک تعلیمی دورے پر پاکستان آئیں گے۔

اخباروں میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ تینوں سفیر کشمیر اور کراچی کے متعلق خفیہ بات چیت میں مصروف رہے۔

○○○

فارورڈ کھوٹہ پر حملہ

پاکستان نے بھارت کے اس بیان کو رد کر دیا ہے کہ لائن آف کنٹرول کے قریب فارورڈ کھوٹہ پر اس نے حملہ نہیں کیا راکٹوں کے اس حملے میں اٹھارہ آدمی ہلاک ہوئے۔ بیس زخمی ہوئے پاکستان نے کہا ہے کہ بھارت کے انکار کے باوجود شواہد موجود ہیں مسجد پر حملہ ہوا اور اسے نقصان پہنچا آدمی مارے بھی گئے اور زخمی بھی ہوئے۔ مسجد کو پہنچنے والا نقصان مرنے والے افراد اور زخمی اس بات کا ثبوت ہے کہ راکٹ سرحد پار سے آئے تھے وزارت خارجہ کے نمائندے نے کہا ہمیں یہ بات ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ واقعہ ہو چکا ہے مسجد کو نقصان پہنچا ہے اور لوگ مارے گئے ہیں یہ پہلا موقعہ نہیں ہے کہ سرحد پار سے حملہ ہوا ہو۔

○○○

کابل کے لئے خوراک

قارئین جانتے ہیں کہ کابل جانے والے تمام رستے بند تھے اور عالمی برادری کو پریشانی تھی کہ اگر وہاں خوراک اور ایندھن نہ پہنچائے گئے تو یہ بات بربادی کا باعث ہو گی کابل کی حالت محاصرے کی سی تھی اب اطلاع ملی ہے کہ گزشتہ ہفتے کے روز ایک سو پچاس ٹرک خوراک اور ایندھن لے کر کابل پہنچ گئے ہیں ان میں گندم کا آٹا چاول چینی اور ایندھن لایا گیا ہے اس کنوائے کو شہر میں داخل ہونے کے لئے تیرہ دن تک باہر ٹھہرنا پڑا امید کی جاتی ہے کہ اب قحط کی سی کیفیت ختم ہو جائے گی خورونوش کی اشیاء کی قیمت بھی کم ہو جائے گی اور وہاں کے باشندے یہ چیزیں خرید سکیں گے۔

○○○

اسرائیل کے مقابلہ کے لئے مسلمانوں کی جوہری طاقت

لیبیا نے عرب ممالک سے کہا ہے کہ وہ ہر وسیلہ استعمال کرتے ہوئے جوہری اسلحہ حاصل کریں۔ معمر قذافی نے یہ بیان اسرائیل کی حزب اختلاف کے لیڈر کے اس بیان کے بعد دیا ہے کہ یہودی ریاست کسی طرح بھی جوہری اسلحہ تیار کرنے کا پروگرام ختم نہیں کرے گا۔ معمر قذافی نے مزید کہا کہ عرب ریاستوں کو اسرائیل کی طرف سے جوہری حملے کا خطرہ ہے اس لئے وہ اس بات میں حق بجانب ہیں کہ ہر ممکن کوشش کر کے جوہری اسلحہ حاصل کریں اور اسرائیل کے رحم و کرم پر نہ رہیں گزشتہ جمعرات کے روز اسرائیل کی حزب اختلاف نے یہ کہا تھا کہ وہ جوہری اسلحہ بنانے کی اہلیت کا ارادہ ترک نہیں کرے گا خواہ شام ایران عراق اور لیبیا کسی امن کے معاہدے پر دستخط کر دیں۔

○○○

شمالی کوریا کے لئے امداد پر اختلافات

شمالی کوریا کی کمیونسٹ ریاست کو قحط سے بچانے کے لئے دو روز تک جاری رہنے والے ہائی لیول مذاکرات کسی نتیجے پر پہنچے بغیر ختم ہو گئے۔ امریکہ اور جنوبی کوریا میں اس مسئلے پر جو اختلافات تھے وہ حل نہ ہو سکے۔

امریکہ نائب وزیر خارجہ مسٹر ونسٹن لارڈ جنہوں نے جنوبی کوریا اور جاپان کے ساتھ مل کر سہ ملکی مذاکرات میں اپنے ملک کے وفد کی قیادت کی تھی بتایا کہ امریکہ انسانی بنیادوں پر 20 لاکھ ڈالر کی مزید امداد دینے کو تیار ہے لیکن جنوبی کوریا کے عہدیدار امداد میں اضافے کو تیار نہ تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ شمالی کوریا کے سربراہ کم جانگ ال یہ رقم اپنے بھوکے عوام کو کھلانے کی بجائے اپنی دس لاکھ کی تعداد کی فوج پر صرف کر دیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ شمالی کوریا کے مسائل کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جارہا ہے۔

ان مذاکرات کے نتیجے مین کوئی واضح بات سامنے نہیں آسکی کہ کیا یہ ممالک (امریکہ جاپان اور جنوبی کوریا) شمالی کوریا کے شدید ترین قحط کے مقابلے کے لئے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد دینے کو تیار ہیں یا نہیں؟

انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس نے بتایا ہے کہ آئندہ چند ماہ میں شمالی کوریا کے ایک لاکھ تیس ہزار افراد شدید قحط سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ لیکن صرف چند ممالک دنیا میں آخری کمیونسٹ حکومت کے عوام کے لئے امداد دینے کو آگے آئے ہیں۔

انسانی بنیادوں پر تشویش کے علاوہ امریکہ اور جنوبی کوریا کے افسران کا یہ بھی کہنا ہے کہ بھوکا شمالی کوریا پیٹ بھرے شمالی کوریا کی نسبت زیادہ خطرناک ثابت ہو گا۔ شمالی کوریا اب بھی دنیا بھر سے کٹا ہوا ہے اور اس کے معاملات خفیہ رکھے جاتے ہیں۔ اس وجہ سے اس ملک کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کس وقت کیا رد عمل ظاہر کر دے۔

امریکہ شمالی کوریا کو خوراک کی امداد دینے کو تیار ہے۔ لیکن جنوبی کوریا شمالی کوریا کے رویے کی وجہ سے اس کو مزید امداد دینے کو تیار نہیں ہے۔ شمالی کوریا نے اپنے مسائل کے حل کے لئے جنوبی کوریا سے براہ راست رابطہ قائم کرنے سے انکار کیا ہے۔ اس کے علاوہ شمالی کوریا کے سرکاری ذرائع ابلاغ سے جنوبی کوریا کے خلاف پروپیگنڈہ بھی جاری ہے۔

امریکہ جاپان اور کوریا نے اپنے مذاکرات کے اختتام پر اعلان کیا ہے کہ وہ کوریا کے علاقے سے کشیدگی دور کرنے کے لئے اقدامات کی حمایت کرتے ہیں۔ لیکن اس اعلان میں شمالی کوریا کے لئے امداد کا کوئی اعلان نہیں کیا گیا۔

امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ تینوں ممالک بنیادی امور پر متفق ہیں لیکن امداد دینے کے معاملے پر ان میں اختلافات موجود ہیں۔

شمالی کوریا اپنی خراب اقتصادیات اور گزشتہ گرمیوں میں شدید بارشوں کے نتیجے میں خوراک کی شدید کمی کا شکار ہے۔ شمالی کوریا کے افسران کا کہنا ہے کہ سیلاب سے 15۔ ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں 6 لاکھ افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ لیکن فی الحقیقت سیلاب سے کتنا نقصان ہوا ہے اور یہ کہ شمالی کوریا کو کس قدر قحط کا خطرہ ہے۔ یہ ساری باتیں محض اندازے ہیں۔

○○○

بھارت کا متوقع ایٹمی دھماکے

بھارت میں ایٹمی طاقت بننے کے حامیوں کا کہنا ہے کہ بھارت اقتصادی پابندیوں سے زیادہ مشکلات کا شکار نہیں ہو گا۔ اس لئے عالمی سطح پر ایٹمی دھماکوں پر پابندی لگنے سے پہلے پہلے بھارت کو اپنا دوسرا ایٹمی دھماکہ کر لینا چاہئے۔

○○○

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان/موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں، ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان، دوکان، زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

اور مدینہ سے دور ہو گا۔ اس لئے کوئی مسلمان بچ کر واپس نہیں آسکے گا۔ بہرحال آنحضرت ﷺ کچھ اوپر چودہ سو صحابیوں کی معیت کے ساتھ ذوالعقدہ 6ھ کے شروع میں پیر کے دن بوقت صبح مدینہ سے روانہ ہوئے اس سفر میں آپؐ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمیٰؓ آپؐ کے ہم رکاب تھیں اور مدینہ کا امیر بنیلہ بن عبداللہ اور امام الصلوٰۃ عبداللہ بن ام مکتوم کو جو آنکھوں سے معذور تھے مقرر کیا گیا تھا۔

جب آپؐ ذوالحلیفہ میں پہنچے جو مدینہ کے قریباً چھ میل کے فاصلے پر مکہ کے رستہ پر واقع ہے تو آپؐ نے ٹھہرنے کا حکم دیا اور نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد قربانی کے اونٹوں کو جو تعداد میں ستر تھے نشان لگائے جانے کا ارشاد فرمایا۔ اور صحابہؓ کو ہدایت فرمائی کہ وہ حاجیوں کا مخصوص لباس جو اصطلاحاً احرام کہلاتا ہے پہن لیں اور آپؐ نے خود بھی احرام باندھ لیا اور پھر قریش کے حالات کا علم حاصل کرنے کے لئے کہ آیا وہ کسی شرارت کا ارادہ تو نہیں رکھتے ایک خبر رساں........ بن سفیان نامی کو جو قبیلہ خزاعہ سے تعلق رکھتا تھا جو مکہ کے قرب میں آباد تھے آگے بھجوا کر آہستہ آہستہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور مزید احتیاط کے طور پر مسلمانوں کی بڑی جمعیت کے آگے آگے رہنے کے لئے عباد بن بشر کی کمان میں بیس سواروں کا ایک دستہ بھی متعین فرمایا۔ جب آپؐ چند روز کے سفر کے بعد عفان کے قریب پہنچے جو مکہ سے قریباً دو منزل کے راستہ پر واقع ہے تو آپؐ کے خبر رساں نے واپس آکر آپؐ کی خدمت میں اطلاع دی کہ قریش مکہ بہت جوش میں ہیں اور آپؐ کو روکنے کا پختہ عزم کئے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے اپنے جوش اور وحشت کے اظہار کے لئے چیتوں کی کھالیں پہن رکھی ہیں۔ اور جنگ کا پختہ عزم کرکے بہرصورت مسلمانوں کو روکنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قریش نے اپنے چند جانباز سواروں کا ایک دستہ خالد بن ولید کی کمان میں جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ آگے بھجوا دیا ہے۔ اور یہ کہ یہی دستہ اس وقت مسلمانوں کے قریب پہنچا ہوا ہے اور اس دستے میں عکرمہ بن ابو جہل بھی شامل ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ آنحضرت ﷺ نے یہ خبر سنی تو تصادم سے بچنے کی غرض سے صحابہؓ کو حکم دیا کہ مکہ کے معروف رستے کو چھوڑ کر دائیں جانب ہوتے ہوئے آگے بڑھیں۔ چنانچہ مسلمان ایک دشوار گزار اور کٹھن رستے پر پڑ کر سمندر کی جانب ہوتے ہوئے آگے بڑھنا شروع ہوئے۔

جب آپؐ اس نئے رستے پر چلتے ہوئے حدیبیہ کے قریب پہنچے جو مکہ سے ایک منزل یعنی صرف نو میل کے فاصلے پر ہے اور حدیبیہ کی گھاٹیوں سے پرے مکہ کی وادی کا آغاز ہو جاتا ہے تو آپؐ کی اونٹنی جو القصویٰ کے نام سے مشہور تھی۔ اور بہت سے غزوات میں آپؐ کے استعمال میں رہ چکی تھی یکلخت پاؤں پھیلا کر زمین پر بیٹھ گئی۔ اور باوجود اٹھانے کے اٹھنے کا نام نہ لیتی تھی۔ صحابہؓ نے عرض کیا شائد یہ تھک گئی ہے۔ مگر آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں۔ نہیں۔ یہ تھکی نہیں اور نہ ہی اس طرح تھک کر بیٹھ جانا اس کی عادت میں داخل ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ جس بالا ہستی نے

اس سے پہلے اصحاب فیل کے ہاتھی کو مکہ کی طرف بڑھنے سے روکا تھا۔ اسی نے اب اس اونٹنی کو بھی روکا ہے۔ پس خدا کی قسم مکہ کے قریش جو مطالبہ بھی حرم کی عزت کے لئے مجھ سے کریں گے میں اسے قبول کروں گا۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنی اونٹنی کو پھر اٹھنے کی آواز دی اور خدا کی قدرت کہ اس دفعہ وہ جھٹ اٹھ کر چلنے کو تیار ہو گئی۔ اس پر آپؐ اسے وادی حدیبیہ کے پرلے کنارے کی طرف لے گئے اور وہاں ایک چشمہ کے پاس ٹھہر کر اونٹنی سے نیچے اتر آئے اور اسی جگہ آپؐ کے فرمانے پر صحابہؓ نے ڈیرے ڈال دئے۔

بقیہ صفحہ 1

پوری طاقت نہ صرف کی جائے تو ممکن ہے کہ پہلی محنت بھی ضائع ہو جائے۔ اگر محنت کی رفتار یہ ہو گی جو ایک بہتے ہوئے پرنالے کے سامنے ایک تولہ مٹی کی ہوتی ہے تو خواہ کئی آدمی کام پر لگ جائیں وہ پرنالے کو بند نہ کر سکیں گے اور ان کی محنت اکارت جائے گی۔ اس لئے ہماری جماعت کا فرض ہے کہ اس کا ہر ایک فرد پوری طاقت اور توجہ سے اس کام میں لگ جائے مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت میں کم لوگ ہیں جنہوں نے اپنے کام کی اہمیت کو سمجھا ہے۔ اور پھر اور بھی کم ہیں جنہوں نے سمجھ کر اس کے مناسب طاقت خرچ کی ہے۔ ہمارا کام تو اس قسم کا ہے کہ ہماری جماعت کے ہر چھوٹے بڑے عالم غیر عالم امیر غریب بچے بوڑھے' مرد' عورتیں اس میں لگ جائیں۔ دیکھو جس وقت مکان خطرے میں ہو۔ تو یہی نہیں کہ بڑے ہی کام میں لگتے ہیں۔ بلکہ بچے بوڑھے عورتیں سب کے سب کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

(از خطبہ 8۔ ستمبر 1922ء)

بقیہ صفحہ 2

جانا چاہتے ہوں وہ براہ راست مختلف یونیورسٹیوں سے خط و کتابت کرکے فارم وغیرہ منگوا سکتے ہیں۔ وہ یونیورسٹیاں جہاں پر تعلیم انگریزی زبان میں دی جاتی ہے ان کے پتہ جات نظارت تعلیم سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

اخبارات میں سے

نام تو منیر احمد ہے معروف ہیں منو بھائی کے نام سے۔ ایک لمبے عرصے سے کام لکھ رہے ہیں۔ کالم بھی نہایت دلچسپ ہوتے ہیں شعر کہتے ہیں اور وہ بھی خاصے دلچسپ۔ ایک دو دفعہ ربوہ بھی تشریف لا چکے ہیں۔ ایک مشاعرہ تھا جس کے کرتا دھرتا ہمارے پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی تھے۔ ان کے ساتھ اور بھی بہت اچھے اچھے شاعر تشریف لائے۔ آج منو بھائی کے جنگ میں شائع شدہ ایک کالم کے کچھ حصے پیش کئے جاتے ہیں۔ لکھتے ہیں:۔

ہمارے آپ کے محبوب شاعر احمد فراز نہایت جاندار شاعری کرنے کے علاوہ اتنی ہی دلچسپ در فنطنیاں بھی چھوڑتے ہیں۔ جن میں سے چند ایک ان کالموں میں ان کے حوالے سے فروخت بھی کر چکا ہوں۔

90 دنوں کے اندر عام انتخابات کرانے کا وعدہ بھول کر گیارہ سال حکومت کرنے والے جنرل ضیاء الحق کے وعدہ خلافیوں کے دور میں احمد فراز سے میں نے چند ایک وعدے کئے تھے جو کسی وجہ سے پورے نہ کر سکا۔ اس کے باوجود ان کی محبت میں کمی نہ آئی۔ اور ایک بار مجھے اسلام آباد آنے کی دعوت بھیجی۔ میں نے آنے کا وعدہ کیا تو انہوں نے کہا "یہ وعدہ بھی کرو کہ اس بار تم مجھ سے ضیاء الحقی نہیں کرو گے"

احمد فراز کی تازہ ترین در فنطنی یہ ہے کہ اسلام آباد ان دنوں "دہشت گردوں" کے نرغے میں ہے اور ان کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ وفاقی دارالحکومت کے بیشتر ادارے "دہشت گردوں" کی سربراہی میں کام کر رہے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ملک میں "دہشت گردوں" کی تعداد وفاقی سیکرٹریوں سے بھی زیادہ ہو چکی ہے ان کے باوجود وزیر داخلہ جنرل نصیر اللہ بابر اس جانب کوئی توجہ نہیں دے رہے۔ ان کی اپنی وزارت میں بھی بلکہ ان کے ناک کے نیچے بہت سارے "دہشت گرد" ہیں جو گریڈ اکیس تک پہنچے ہوئے ہیں۔ احمد فراز کی اس دہشت ناک در فنطنی سے پریشان ہونے اور گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ دہشت گرد سرکاری اور حکومتی دہشت گرد ہیں۔ در فنطنی یہ ہے کہ "ڈی۔ جی" اگر ڈائریکٹر جنرل کا مخفف ہے تو "دہشت گرد" کا اختصار بھی "ڈی۔ جی" بنتا ہے۔ اور اگر نام کے ساتھ عہدے کا مخفف استعمال کیا جائے تو اس پر دہشت گرد ہونے کا شبہ کیا جا سکتا ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ حفیظ ہوشیار پوری مرحوم نے خاں لیاقت علی خان کی تاریخ وفات علامہ اقبال کے جس مشہور مصرعے سے نکالی تھی اسی مصرعے سے ان کے قاتل سید اکبر کی تاریخ وفات بھی نکل سکتی ہے کہ دونوں کی تاریخ وفات ایک ہے۔ اسی طرح اگر "ڈی۔ جی" سے ڈائریکٹر جنرل برآمد ہوتا ہے تو "دہشت گرد" بھی برآمد ہو سکتا ہے۔ جیسے "پی۔ ایم سے پرائم منسٹر" نکلتا ہے تو پاکستان ٹیلیوژن کے مراکز کے "پروگرام مینیجر" بھی نکل سکتے ہیں۔ "ایم۔ بی" سے منو بھائی نکلتا ہے تو منہاج برنا بھی نکلتے ہیں۔ "ک۔ ن" سے کوثر نیازی نکلتے ہیں تو کشور ناہید بھی نکلتی ہیں۔ "ایم ایل" سے اگر "مارشل لاء" نکلتا ہے تو مسلم لیگ بھی نکلتی ہے۔ بلکہ جنرل ایوب خان کے دور سے لے کر ضیاء الحق کے دور تک تمام کی تمام مسلم لیگیں مارشل لاؤں ہی سے نکلی ہیں۔ "ڈی۔ جی" کو دہشت گرد کا مخفف قرار دینے کی در فنطنی اگرچہ بہت بے ضرر ہے مگر اسلام آباد میں لطیفوں کو بھی بہت سنجیدگی سے لیا جاتا ہے۔ کیونکہ جس طرح پہاڑوں پر چڑھنے والے کو آکسیجن کی کمی محسوس ہوتی ہے اسی طرح گریڈوں کی سیڑھیاں چڑھنے والوں کو + حس مزاح کی شدید کمی لاحق ہو جاتی ہے اور گریڈ اکیس تک پہنچتے پہنچتے تو بیچاروں کی مسکراہٹ تک غائب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ احمد فراز کی اس در فنطنی کے بعد مختلف اداروں کے "ڈی جی" صاحبان نے اپنے ناموں کے ساتھ اپنے عہدوں کا اختصار لکھنا چھوڑ دیا ہے اب وہ پورا "ڈائریکٹر جنرل" لکھنے لگے ہیں۔ حالانکہ کشور ناہید جیسے لوگوں کی اصل حیثیت کو اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا........ احمد فراز کی ایک در فنطنی ہے کہ وہ احمد ندیم قاسمی سے عمر میں چھوٹے مگر عمرے میں بڑے ہیں کیونکہ قاسمی صاحب نے ایک عمرہ کیا جب کہ احمد فراز دو عمرے کر چکے ہیں۔ ایک اور در فنطنی یوں ہے کہ ایک روز کسی محفل میں احمد فراز کی ملاقات ان کے دوست اور پاکستان مسلم لیگ نواز شریف گروپ کے جنرل سیکرٹری سرتاج عزیز صاحب سے ہو گئی باتوں باتوں میں احمد فراز نے کہا سرتاج صاحب نسلی اور نسبتی رشتے تو مجبوری کے ہوتے ہیں کہ ان پر کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر کوئی شخص یہ انتخاب نہیں کر سکتا کہ وہ کسی بہتر یا خوشحال گھرانے میں پیدا ہو۔ یا اس کے چچا خالو ماموں یا سالے اچھے اور نیک ہوں۔ مگر دوستوں اور لیڈروں کا تو بہتر سے بہتر انتخاب ہو سکتا ہے کہ انسان کے اپنے بس میں ہوتا ہے۔ سرتاج عزیز بہت سمجھ دار ہیں احمد فراز کا اشارہ سمجھ گئے۔ مسکرائے اور کہا "سیاست کی بھی کچھ مجبوریاں ہوتی ہیں فراز صاحب"

فراز جیسے لوگوں کی یہ مجبوری ہے کہ انہیں کوئی در فنطنی سوجھ جائے تو چھوڑنے کی عادت نہیں چھوڑ سکتے۔ ابھی حال ہی میں احمد فراز سے

باقی صفحہ 8 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 31- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کیٹی بندر کے علاقے میں ایک عظیم الشان بجلی گھر کی تعمیر کے منصوبے کا افتتاح کیا جس سے مجموعی طور پر پانچ ہزار 280 کلو واٹ بجلی پیدا ہوگی۔ پاور پلانٹ اور بندر گاہ میں 26 ہزار افراد کو روزگار ملے گا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ جنوری کا مہینہ ہماری حکومت کے لئے بڑا اچھا جا رہا ہے۔ ریکارڈ سرمایہ کاری ہوئی ہے۔ کیٹی بندر موجودہ منصوبوں کے نتیجے میں ایک وقت میں کراچی جتنا بڑا شہر بن جائے گا۔ انہوں نے کہا محمد بن قاسم نے کیٹی بندر کے راستے سے اسلام کی روشنی پہنچائی۔ یہاں تعمیر ہونے والے سب سے بڑے بجلی گھر سے روشنی گھر گھر پہنچے گی۔ انہوں نے کہا کہ میرے مخالف میرے غیر ملکی دوروں پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں سیریں کرتی پھرتی ہوں۔ یہ کیٹی بندر میرے ہی دوروں کا نتیجہ ہے۔

○ کیٹی بندر ٹھٹھہ سے 150 کلومیٹر دور واقع ہے۔ یہاں پر ہانگ کانگ کی ایک بڑی فرم سرمایہ کاری کر رہی ہے۔ کیٹی بندر میں بندر گاہ کی تعمیر اور پاور پلانٹ کا آغاز پیپلز پارٹی کا سب سے بڑا کارنامہ قرار دیا جا رہا ہے۔ اس عظیم منصوبے پر دو سو ارب روپے لاگت آئے گی۔

○ کیٹی بندر کے پاور پلانٹ کا زبردست منصوبہ چار مرحلوں میں مکمل ہوگا۔ پہلے مرحلے میں 3020 میگا واٹ کے دو یونٹوں کے لئے کوئلہ باہر سے منگایا جائے گا۔ بعد میں تھر کے کوئلے کو استعمال کیا جائے گا۔ وزیر اعظم بے نظیر نے امید ظاہر کی کہ آج سے 50 سال بعد کیٹی بندر کراچی کی طرح بڑا شہر ہوگا۔

○ امریکہ نے پاکستان کو بھارت کے خلاف جوابی کارروائی سے روک دیا ہے۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کو خود اپنے میزائیل کو تجرباتی طور پر چھوڑ کر جوابی کارروائی نہیں کرنی چاہئے۔ پرتھوی تجربے کے بعد بھارت اور پاکستان کے لئے یہ بات اہم ہے کہ وہ پر سکون رہیں ایک دوسرے کو اشتعال نہ دلائیں۔ اور طاقت کے استعمال کی دھمکی سے گریز کریں۔ امریکہ دونوں ممالک سے رابطے قائم کر کے مستقبل میں بیلاسٹک میزائیلوں کے تجربے نہ کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے کوشش کرے گا۔ امریکہ اس سے پہلے پاکستان پر چین سے میزائیل ٹیکنالوجی حاصل کرنے کی کوشش کا الزام عائد کر رہا ہے۔ امریکی عہدیداروں کا کہنا ہے کہ صدر لغاری کی جانب سے لڑائی جھگڑے سے بچنے کے ارادے سے امریکہ کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔

امریکی عہدیدار نے پاکستان اور بھارت کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ معمول بننے کی مذمت کر دی ہے۔

○ ون ڈے کرکٹ ورلڈ کپ کا سب سے اہم میچ قذافی سٹیڈیم لاہور میں ہوگا۔ اس فائنل میچ کے لئے بھرپور انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ بھارت کے تربیت یافتہ دہشت گردوں نے لاہور میں ڈیرے ڈال دیئے ہیں۔ دہشت گردوں نے ورلڈ کپ کو اپنی کارروائیوں کے لئے منتخب کرنے کا فیصلہ عالمی سطح پر اپنی تشہیر اور پرچار کے لئے کیا۔ تخریب کاروں سے نمٹنے کے لئے پولیس اور خفیہ ایجنسیاں حرکت میں آگئیں۔ گردونواح کی آبادیوں کی سخت چیکنگ شروع کر دی گئی ہے۔ مہمان ٹیموں کی حفاظت کے لئے خصوصی اقدامات کرلئے گئے ہیں۔

○ کرکٹ کے سابق کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو جمہوریت کی تسبیح پڑھتی رہتی ہیں مگر میری مخالفت میں عوام دشمنی پر اتر آئی ہیں۔ یہ کیسی جمہوریت ہے کہ ہمارے ٹیکسوں سے قائم پی ٹی وی میں ہم اپنے ہسپتال کا اشتہار تک نہیں دے سکتے۔ جب تک عوام تک ہمارا پیغام نہیں پہنچے گا چندہ مہم چلانا مشکل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ جس ملک میں حکمرانوں کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ قانون کا درجہ رکھتا ہو وہاں عدالت میں جانے کا کیا فائدہ۔ یہ کیس لے کر عوام کی عدالت میں جاؤں گا۔

○ کرکٹ کے سابق کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ آصف زرداری کو کرکٹ کا کیا پتہ؟ انعامات سے میچ نہیں جیتے جاتے۔ لالچ میں ٹیمیں جیتنے لگیں تو زیادہ انعام دینے والا ملک عالمی چیمپئن ہو۔ ملک و قوم کی سربلندی کے لئے کھیلنے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ یہ اعلان فتح کے بعد ہونا چاہئے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ہماری ٹیم ہاٹ فیورٹ ہے۔ اکثر کھلاڑی 1992ء کا ورلڈ کپ جیتنے والی ٹیم میں شامل تھے۔ 1987ء کی شکست کا بدلہ لینے کا یہ بہترین موقع ہے۔

○ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ بہترین باؤلر' بیٹسمین اور فیلڈر کو بھی 50-50 لاکھ روپے کے انعامات دیئے جائیں گے۔ یہ انعام ورلڈ کپ جیتنے کی صورت میں ہر کھلاڑی کو ملنے والے 50 لاکھ کے علاوہ ہوں گے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ بم کے دھماکوں میں اپوزیشن ملوث ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) نے کہا ہے کہ ورلڈ کپ کے موقع پر گڑبڑ کرانے کا کوئی منصوبہ نہیں بنایا گیا۔ ہماری روایات میں ملکی وقار کو نقصان پہنچانے کی سرگرمیوں کا کوئی دخل نہیں۔

○ ایک سروے کے مطابق پاکستانیوں کی اکثریت کی یہ رائے ہے کہ اگر ہندوستان نے ایٹمی دھماکہ کیا تو پاکستان کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔ رائے دینے والوں میں سے 80 فیصد نے ایٹمی دھماکہ کرنے کے حق میں رائے دی 12 فیصد نے مخالفت کی اور 8 فیصد نے کسی رائے کا اظہار نہیں کیا۔ رائے عامہ کی اکثریت جنگ کا خطرہ محسوس کر رہی ہے۔ 56% کا خیال ہے کہ جنگ ہوئی تو بھارت ایٹمی ہتھیار استعمال کرے گا۔ 68 فیصد کی رائے ہے کہ بھارت ایٹمی معاہدہ کر بھی لے تو پابندی نہیں کرے گا۔

○ سینٹ کی استحقاق کمیٹی کی سربراہی کے لئے مسلم لیگ (ن) نے طارق چوہدری کی حمایت کر دی ہے جبکہ پیپلز پارٹی نے جونیجو لیگ کے امیدوار کی حمایت سے انکار کر دیا ہے۔ اور بیرسٹر مسعود کوثر کو اپنا امیدوار بنایا ہے۔ نئی صورت حال کے باعث پانچویں بار بھی چیئرمین کا انتخابات ملتوی کر دیا گیا ہے۔

○ سینٹ کو بتایا گیا ہے کہ کراچی پورٹ ٹرسٹ کی برتھیں غیر ملکیوں یا نجی شعبے کو نہیں دی جا رہیں۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں اب کوئی طالب علم غیر قانونی طور پر مقیم نہیں۔ 86 ایسے طلباء کو ہاسٹلوں سے نکال دیا گیا ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلی سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ الطاف حسین کے ترکش کے سارے تیر ختم ہو چکے ہیں۔ مسلم لیگ کا داخلی دباؤ نواز شریف کو الطاف حسین سے لاتعلقی پر مجبور کر دے گا۔

○ مسلم لیگ (ن) نے بھی 5- فروری کو کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کے لئے ہڑتال کی کال دے دی ہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ دونوں فوجیں آمنے سامنے کھڑی ہیں کسی بھی وقت کچھ ہو سکتا ہے۔ صورت حال پہلے ہی ٹھیک نہیں۔ وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسجد پر بھارتی حملے سے صورت حال مزید بگڑ گئی ہے۔

○ صدر مملکت نے وزیر اعظم سے کہا ہے کہ ایم کیو ایم سے مذاکرات بحال کئے جائیں۔ ایم کیو ایم مذاکراتی ٹیم کے قائد مسٹر اجمل دہلوی نے کہا کہ ہم 24 گھنٹے کے نوٹس پر مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔

بقیہ صفحہ 7

ریڈیو پاکستان کو طویل عرصہ سے اپنے نغموں کی رائیلٹی کے حصول کا مقدمہ لڑنے کے سلسلے میں ایک شاعر نے پوچھا آپ نے یہ رقم کیسے وصول کی۔ فراز نے بتایا "نوٹس دے کر" پوچھا "کیا نوٹس میں لکھا تھا۔" فراز نے بتایا "یہی کہ مجھے میری رائلٹی دی جائے۔ کہا گیا میں نے بھی تو یہ نوٹس میں لکھا تھا۔ مگر اس کا کسی نے نوٹس ہی نہیں لیا۔ جواب ہی نہیں دیا۔ آپ نے اس کے علاوہ اور کیا لکھا فراز نے کہا اور کچھ نہیں لکھا تھا۔ مگر وہ مصر رہے کہ ضرور کچھ اور بھی لکھا ہو گا۔ کوئی خاص بات جس کی وجہ سے رائلٹی مل گئی۔ فراز نے تنگ آکر کہا۔ لکھا تھا۔ نیچے اپنا نام لکھا تھا۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں ● کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
● زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
● زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون : دوکان 837 : گھر 212175

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ 906
کوٹھی نمبر 14/2 محلہ دارالبرکات ربوہ 555
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029
گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2 اسلام آباد
فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال
مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد
نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ
پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

تریاقِ معدہ
— خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج —
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ